٦

غزلیات

(۱) غزل جلیلؔ مانک پوری

8PBJLD

پہلی بات : مختلف غزلوں کو پڑھتے ہوئے ہم محسوس کرتے ہیں کہ ان میں تنوع اور رنگارنگی پائی جاتی ہے۔ ردیف اور قافیوں کے فرق کے علاوہ غزلوں میں بحریں، موضوع، لب ولہجہ اور شاعروں کے اظہار کا انداز بھی الگ الگ ہوا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک فرق یہ بھی ہے کہ بعض غزلیں طویل بحروں میں ہوا کرتی ہیں اور بعض مختصر بحر میں۔ ذیل کی غزل چھوٹی بحر میں لکھی گئی ہے۔

جان پہچان : جلیلؔ مانک پوری کا اصل نام جلیل حسن اور جلیلؔ تخلص تھا۔ وہ ۶۷-۱۸۶۶ء میں مانک پور (اَوَدھ) میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے لکھنؤ میں فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی۔ شروع ہی سے شعرگوئی کا شوق تھا۔ بیس سال کی عمر میں وہ امیرؔ مینائی کے شاگرد ہوئے اور انھی کے ہمراہ ستمبر ۱۹۰۰ء میں حیدرآباد پہنچے۔ میر محبوب علی آصف نے 'جلیل القدر' اور میر عثمان علی نے 'فصاحت جنگ بہادر' اور 'امام الفن' کے خطابات سے انھیں نوازا۔ 'تاجِ سخن'، 'جانِ سخن' اور 'روحِ سخن' ان کے شعری دیوان ہیں۔ 'معراجِ سخن' نعت اور سلام کا مجموعہ ہے۔ 'معیارِ اُردو' محاورات کا مجموعہ ہے۔ 'تذکیر و تانیث' ان کی مشہور تصنیف ہے۔ ۶/جنوری ۱۹۴۶ء کو حیدرآباد میں ان کا انتقال ہوا۔

زمانہ ہے کہ گزرا جارہا ہے
یہ دریا ہے کہ بہتا جارہا ہے

زمانے پر ہنسے کوئی کہ روئے
جو ہونا ہے ، وہ ہوتا جارہا ہے

جو کچھ ان کی نگاہیں کررہی ہیں
وہ دل پر نقش ہوتا جارہا ہے

بہار آئی کہ دِن ہولی کے آئے
گلوں میں رنگ کھیلا جارہا ہے

جلیلؔ ، اب دِل کو تم اپنا نہ سمجھو
کوئی کرکے اشارہ جارہا ہے

معانی و اشارات

نقش ہونا - چھپ جانا، ظاہر ہوجانا Imprint

مشقی سرگرمیاں

✧ جان پہچان کی مدد سے درج ذیل رواں خاکہ مکمل کیجیے۔

جلیلؔ مانک پوری

- اصل نام
- تخلص
- تاریخِ پیدائش
- مقامِ پیدائش

✧ جان پہچان کی مدد سے درج ذیل شجری خاکہ مکمل کیجیے۔

جلیلؔ مانک پوری

- خطابات
- شعری دیوان
- دیگر تصانیف

✧ اس شعر کا مطلب لکھیے۔

زمانہ ہے کہ گزرا جارہا ہے
یہ دریا ہے کہ بہتا جارہا ہے

✧ دیے ہوئے لفظوں سے شروع ہونے والے مصرعے مکمل طور پر لکھیے۔

زمانہ –
زمانے –
بہار –
جلیل –

✧ خانوں میں مناسب الفاظ لکھیے۔

قافیے	ردیف

✧ اس شعر سے متعلق اپنی رائے دیجیے۔

زمانے پر ہنسے کوئی کہ روئے
جو ہونا ہے وہ ہوتا جا رہا ہے

✧ درج ذیل شعر کی روشنی میں ہولی اور بہار کو واضح کیجیے۔

بہار آئی کہ دن ہولی کے آئے
گلوں میں رنگ کھیلا جارہا ہے

اضافی معلومات

مسلم سائنسداں ابوالقاسم زہراوی

ابوالقاسم زہراوی اُندلس میں قرطبہ شہر'الزہرہ' میں ۹۳۶ء میں پیدا ہوئے۔اس جگہ کی نسبت سے 'الزہراوی' کے نام سے مشہور ہوئے۔ اس وقت اُموی خلیفہ عبدالرحمٰن کا دور تھا۔خلیفہ نے اپنی سلطنت میں بہت سے شفاخانے یعنی اسپتال اور تعلیمی مرکز کھول رکھے تھے۔قرطبہ میں پچاس سے زیادہ شفاخانے تھے جہاں لوگوں کا علاج کامیابی کے ساتھ کیا جاتا تھا۔علم طب کی تعلیم وتربیت کے لیے شہر میں ایک مرکز تھا جس کے کتب خانے میں دولاکھ کتابیں تھیں۔ابوالقاسم نے یہیں تعلیم حاصل کی۔تعلیم سے فراغت کے بعد شاہی شفاخانے میں طبیب مقرر ہوئے۔ابوالقاسم کو جرّاحی سے خاص دلچسپی تھی۔اسی شعبے میں مہارت حاصل کی اور علمِ جراحی کے باقاعدہ اُصول بنائے۔خود جراحی کے آلات تیار کیے اور خوبی سے ان آلات کو استعمال بھی کیا۔علم جراحی کے موضوع پر ابوالقاسم زہراوی نے ایک مستند کتاب 'التصریف' لکھی۔ پوری کتاب تیس جلدوں پر مشتمل ہے۔اس میں ابوالقاسم نے دانتوں، آنکھوں، حلق، مثانے کے آپریشن، ٹوٹی ہڈی جوڑنے، اُترے ہوئے پٹھوں اور جوڑوں کو بٹھانے، خراب عضو کو کاٹنے اور ہر قسم کے پھوڑوں کو چیرنے کی تفصیل بیان کی ہے۔داغنے کے مختلف آلات اور ان کے استعمال کا طریقہ بھی بتایا۔ان آلات کی تصویریں اور خاکے ہیں جن میں کان کے اندرونی اعضا کے معائنے کا آلہ بھی شامل ہے۔یورپ کی یونیورسٹی میں یہ کتاب صدیوں تک پڑھائی گئی۔اس کتاب کا ترجمہ لاطینی، فرانسیسی، انگریزی جیسی دنیا کی مختلف زبانوں میں ہو چکا ہے۔

(۲) غزل

ظفؔر کلیم

پہلی بات : صنف غزل عربی اور فارسی شاعری کی روایات اور لفظیات لے کر اُردو میں آئی تھی۔ اُردو غزل نے ہندوستانی تہذیب کے اثرات بھی قبول کیے۔ جدید اُردو غزلوں میں جہاں نئے موضوعات اور نئے خیالات ملتے ہیں، وہیں ہندی الفاظ کا استعمال بھی نئے رنگ و آہنگ کا پتا دیتا ہے۔ ذیل کی غزل میں یہ رنگ دیکھا جاسکتا ہے۔

جان پہچان : ظفؔر کلیم کا اصل نام شمشیر خاں ہے۔ وہ ۵/ دسمبر ۱۹۳۸ء کو ناگپور میں پیدا ہوئے۔ عربی فارسی کی تعلیم انھوں نے جامعہ عربیہ اسلامیہ، ناگپور میں حاصل کی۔ ۱۹۸۵ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ وہ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۹۰ء تک شعبۂ درس و تدریس سے وابستہ رہے۔ وہ طالب علمی کے زمانے سے ہی شعر کہہ رہے ہیں۔ انھوں نے ابتدا میں روایتی طرز کی شاعری کی اس کے بعد جدید لب و لہجے کی طرف راغب ہوئے۔ 'طلسمِ غزل' اور 'نوائے حرفِ خموش' ان کی غزلوں کے مجموعے ہیں۔

من میں کیا ہے ، بولو نا   چپ کیوں ہو ، لب کھولو نا

صدقے تم پر نیند مری   میں جاگوں تم سولو نا

لب میلے ہوجاتے ہیں   عیب کسی کے کھولو نا

جھوٹ سے حاصل کیا ہوگا   سچ کے موتی رولو نا

زہر بھرا ہے سانسوں میں   ان میں امرت گھولو نا

تن تو دھو دھو صاف کیا   من بھی تھوڑا دھولو نا

وہ پانی تم آگ ظفؔر

کیا گتھی ہے کھولونا

معانی و اشارات

لب کھولنا	کچھ کہنا	Say something	
لب میلے ہونا	برا اثر پڑنا	Resulting bad impact	
موتی رولنا	موتی بکھیرنا	Spreading pearls	
امرت گھولنا	اچھا برتاؤ / اچھی باتیں کر کے ماحول کو موافق کرنا	To soften the rigidity	
گتھی	اُلجھن، راز، معمّہ	Secret, puzzle	

مشقی سرگرمیاں

✧ درج ذیل شعر کے بارے میں اپنی رائے لکھیے۔

لب میلے ہوجاتے ہیں   عیب کسی کے کھولو نا

✧ درج ذیل شعر کا مطلب بیان کیجیے۔

زہر بھرا ہے سانسوں میں   ان میں امرت گھولو نا

✧ درج ذیل شعر کی روشنی میں 'شاعر یہ کہتا ہے .....' اپنے الفاظ میں لکھیے۔

تن تو دھو دھو صاف کیا   من بھی تھوڑا دھولو نا

✧ درج ذیل الفاظ کے لیے غزل میں استعمال کیے گئے الفاظ لکھیے۔

ہونٹ   دل   جسم   مشکل

✧ غزل سے صنعتِ تضاد کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔

✧ الفاظ کے درمیان مناسب تعلق پہچان کر جوڑیاں لگائیے۔

قافیہ	متعلقہ لفظ
بولو نا	عیب
سولو نا	امرت
کھولو نا	لب
رولو نا	من
گھولو نا	نیند
دھولو نا	سچ

آدابِ معاشرت (Ethics of Social Life)

اضافی معلومات

'آداب' ادب کی جمع ہے۔ اس کے معنی ہیں طور طریقے۔ آدابِ معاشرت کا مطلب ہے معاشرے میں رہنے سہنے کے طور طریقے۔ ہم گھر پر ہوں یا اسکول میں، بازار میں ہوں یا دفتر میں، کسی تقریب میں ہوں یا سیر گاہ میں، غرض ہر جگہ ہمیں اِن آدابِ معاشرت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ان آداب پر عمل کرنے والے کو مہذّب اور شائستہ کہا جاتا ہے۔ ہر معاشرہ چاہتا ہے کہ اس کے افراد آدابِ معاشرت کا خیال رکھیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے والدین اور اساتذہ ہمیں بچپن ہی سے آدابِ معاشرت کی تعلیم دیتے ہیں۔

معاشرے میں رہنے والے تمام افراد کا ادب و احترام کرنا ضروری ہے۔ کوئی کسی مذہب، رنگ یا نسل سے تعلق رکھتا ہو، وہ کوئی زبان بولتا ہو، اُس کا تعلق کسی بھی پیشے سے ہو؛ اُس کے ساتھ احترام سے پیش آنا ضروری ہے۔ معاشرے میں سب کو ہمیشہ سچائی سے کام لینا چاہیے۔ جھوٹ سے پرہیز کرنا چاہیے۔ فضول اور بے معنی گفتگو نہ کریں۔ بولتے وقت بہترین الفاظ کا استعمال کریں۔ نرمی سے بات کریں۔ اخلاق سے گری ہوئی گفتگو، گالی گلوچ، چیخ چیخ کر بولنے سے سخت پرہیز کریں۔ کوئی ایسی بات نہ کی جائے جس سے کسی کے دل کو تکلیف پہنچے۔ تحقیق کے بغیر کوئی بات نہ کی جائے۔

اگر غلطی ہوجائے تو اس پر شرمندہ ہونا چاہیے اور معافی مانگنی چاہیے۔ اسی طرح اگر کوئی اپنی غلطی پر شرمندہ ہو اور معافی کا طلب گار ہو تو اُسے سچے دل سے معاف کر دینا چاہیے۔

ہر کام میں سنجیدگی اور وقار برقرار رکھیں۔ اپنی چال میں بھی وقار اور سنجیدگی کا ہونا ضروری ہے۔ غرور اور گھمنڈ سے دور رہنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کو عاجزی اور انکسار پسند ہے۔ اگر آپ گاڑی چلا رہے ہیں تو پیدل چلنے والوں کا خیال رکھنا آپ کا فرض ہے۔

دوسروں کے بارے میں ہمیشہ اچھی سوچ رکھیں۔ بدگمانی سے بچیں۔ اسی طرح ہر سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کیے آگے پھیلانا بہت نامناسب ہے۔ صفائی اور پاکیزگی بھی آداب میں شامل ہے۔ ہمیں اپنے لباس اور گھر بار کے ساتھ اپنے گلی محلے، اسکول، گاؤں اور شہر کو بھی صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔ اگر ہم ان آداب پر دل و جان سے عمل کریں تو ہمارا معاشرہ پھلے پھوئے گا اور ہمارا پیارا وطن ترقّی کرے گا۔